DATE: __/__/____ PMS, 2024

Islamic studies

MCQS.

1. Hazart Yaqoob A.S.
2. To sit
3. (5)
4. Al-Sirah al-Nabawiyyah
5. Abu Sufyan
6. Hazart Abu Bakar Siddique R.A
7. Salat
8. Safi-ur-Rehman Mubarikpuri
9. 10 Nabvi
10. Molana Fazal-ur-Rehman
11. 571 AD
12. Qaswa
13. Hazart Hafsah bint-e-Umar R.A
14. Abu Hanifah and Imam Shafi
15. Al-Anbiya
16. Al-Imran
17. Jordan
18. Muhammad bin Ismaeel.
19. lying
20. one fifth.

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 6
عقیدہ توحید بیان کریں۔ انسانی زندگی میں اس کی اہمیت پر بحث کریں۔

تعارف

~~اسلام کا عقیدہ دارومدار~~

اسلام میں عقیدہ توحید، عقیدہ رسالتؐ اور عقیدہ آخرت پر بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اگر ایک انسان ان تینوں عقائد کو دل و جان کے ساتھ مان لے تو وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے ضروری عقیدہ توحید ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ واحد و لاشریک ہیں۔ وہی تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور زندگی اور موت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی ہے جو ہر وقت اس پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمارا خالق و مالک ہے۔ اس طرح انسان اچھے اعمال کرتا ہے اور جو عبادت کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔ اس کو باخوبی نبھاتا ہے۔

عقیدہ توحید کا معنی و مفہوم

عقیدہ توحید سے مراد ایک ماننا اور اکیلا ماننا کے ہیں یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک ماننا کہ وہ واحد ذات ہے جو ہمارا خالق و مالک ہے اس کے سوا کوئی شریک نہیں۔

جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے۔

"اے نبیؐ فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ واحد و لاشریک ہے وہ بے نیاز ہے۔ نہ تو اس نے کسی کو پیدا کیا ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں"

اس آیت مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان میں ایک ہی ذات ہے جو تمام نظام کو چلا رہی ہے۔ اس کے حکم کے بغیر دنیا میں کوئی بھی چیز حرکت نہیں کر سکتی۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے اس کا مفہوم یہ ہے۔

"اور میری ہی عبادت کرو اور مجھ سے ہی مدد مانگو"

حدیث نبویؐ میں عقیدہ توحید کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے لیے نبی نازل فرمائے۔ یہ سلسلہ نبی اکرمؐ پر آ کر ختم ہوا جس کو ہم عقیدہ رسالت کہتے ہیں یعنی رسولؐ پر ایمان لانا؛ ان کو بھی تسلیم کرنا شامل ہے۔
آپؐ نے تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دعوت دی فرمائی اور ان کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ کیا۔
جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

"ہم نے نبی اکرمؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

اسی طرح نبی اکرمؐ نے عقیدہ توحید کی اہمیت لوگوں میں اجاگر کی اور ان کو دین اسلام سے متعارف کرا دیا۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا دین مکمل کر دیا ہے اور لوگوں تک تمام احکامات پہنچا دیے ہیں۔

Scanned with CamScanner

DATE: __/__/____

انسانی زندگی میں عقیدہ توحید کی اہمیت

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جہاں پر اسلام نے دوسرے احکامات کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ اس طرح عقیدہ توحید سے بھی ہمیں بہت سبق حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات واحد و لاشریک

ایک ہی ذات ہے جو زمین و آسمان کا نظام کو صدیوں سے سرانجام دیتے رہی ہے۔ وہ ذات واحد ہے۔ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے۔ اس لیے اسلام نے سب سے ~~پہلے~~ پہلے عقیدہ توحید پر زور دیا ہے کہ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کو واحد نہیں مانتا اور اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتا وہ دائرہ اسلام میں ~~اس~~ داخل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پاسداری

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے کچھ احکامات فرض کیے ہیں۔ جن کو بجا لانا ضروری ہے۔ ~~جیسے~~ جیسے کہ پانچ کی عبادت نماز اور دوسرے اسلام کے ارکان کی پاسداری ضروری ہے۔ اگر انسان عقیدہ توحید پر ایمان لاتا ہے کہ وہ ان احکامات کو دل و جان کے ساتھ عمل بھی کرے گا اور جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے بچنے کا حکم دیا ہے ان سے بچ کر اپنی آخرت کو بہتر بنائے گا۔

رسالت مآب پر ایمان

جس طرح اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اس طرح حضور ~~پر بھی~~ پر ایمان لانا مومن کے لیے لازمی ہے۔ اس لیے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری اور رسول ہیں۔ ان کے آنے کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ قیامت

وہ قیامت تک کے لیے دستور ہیں۔ آپؐ نے ہمیں زندگی گزارنے کے اصول بتائے۔ قرآن پاک کی تعلیمات سے آراستہ کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وہ کام کیے جو دنیا کے لیے روشن مثال بنے۔ اس لیے رسالت کا ثبوت ایمان کا لازمی جزو ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔

"جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ آپؐ کی دل و جان کے ساتھ قبول کرے۔ میں اس سے محبت کروں گا اور اس کے گناہ بخش دوں گا۔"

نیکی کی طرف راغب ہونا برائی سے بچانا

جب انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو وہ اس کے حکم کی پاسداری کرتا ہے۔ جن کاموں کا کرنے کا حکم دیا ہے وہ ان کو خوشی خوشی بجا لاتا ہے اور برے کاموں سے بچتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوجاتا ہے اور اس کے قرب حصول کر لیتا ہے۔
دوسری طرف جھوٹ، دھوکے بازی اور فریب سے دور رہتا ہے۔ وہ ہر اس عمل سے دور رہتا ہے جس کے کرنے سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے دور ہو جائے۔ اس طرح عقیدہ توحید انسانی زندگی پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

خلاصہ:

عقیدہ توحید سے انسانی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ انسان برے کاموں سے دور رہتا ہے اور اپنے رب کے ساتھ اس مضبوط تعلق جوڑ لیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے اس کا مفہوم ہے:

DATE: __/__/____

"اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقوں میں نہ بٹو"

سوال نمبر (5)

اسلام نے عورت کو بطور انسان ....؟

تعارف

اسلام سے قبل سے عورت کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اس کو معاشرے پر بوجھ سمجھا جاتا تھا۔ اسلام کی آمد عورت کے لیے خوشیوں کا پیغام لے کر آئی۔ جس نے نہ صرف اس نے عورت کو معاشرے کا ایک فرد قرار دیا بلکہ اس کو مساوی حقوق بھی فراہم کیے۔ اس کی عزت کی پاسداری کا ذکر کر کے اس کو وہ درجہ عطا کیا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دی۔ اس لیے ضروری ہے ضرورت اس عمل کی ہے کہ عورت کو وہی عزت دی جائے اور وہی وقار دیا جائے جو اسلام نے اس کے لیے طے کیا ہے۔

عورت کی زندگی اسلام سے قبل۔

اسلام کے آنے سے پہلے عورت کو مرد کے مقابلے میں اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ کچھ روایات میں آتا ہے کہ ان کو زندہ گاڑ دیا جاتا تھا۔ صرف لڑکے کو اہمیت دی جاتی تھی کہ وہ وارث ہے اور اس کی درجہ بھی دیا رہا ہے۔ عورت کے لیے کوئی حقوق نہیں تھے اس کو جائیداد میں بھی حصہ نہیں دیا جاتا تھا اور لاوارث چھوڑ دیا جاتا تھا اس طرح ان کی عزت اور عظمت کی پرواہ نہیں تھی۔

DATE: __/__/____

اسلام کی آمد اور عورت کی اہمیت

اسلام کی آمد عورت کے لیے خوشیوں کا پیغام لے کر آئی۔ اس نے جو عورتوں کو وہ حقوق عطا کیے جو آج تک کسی مذہب نے عطا نہیں کیے۔ اس طرح ہمیں عورت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے:

"اور عورتوں کے معاملے میں انصاف رکھو"

عورت بحیثیت انسان اہمیت

عورت کی عزت، اور عظمت کا اندازہ ہمیں اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے عورتوں اور بچوں کو جنگ کے دوران بھی قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس قدر عزت دی کہ جنت کو اس کے پاؤں کی زینت بنا دیا۔ عورت چاہے ماں ہو بیوی بیٹی ہو یا بہن ہر ذات کا ایک دینی مقام اور مرتبہ ہے۔

عورتوں کے حقوق اسلام کی روشنی میں۔

اسلام نے عورت کو بے شمار حقوق سے نوازا ہے۔ جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

علم تعلیم کا حق

جس طرح مرد کو علم حاصل کرنا ضروری ہے اس طرح عورت کے لیے بھی ضروری ہے۔

حدیث نبی ہے:

"علم حاصل کرنا مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے"

Scanned with CamScanner

جہاں پر لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت کو تعلیم دینے کا کیا فائدہ اس نے دوسرے گھر جانا ہے۔ اس لیے بھی عورت کو اس حق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے اسلام نے عورت کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے۔

وراثت میں حق

اسلام سے قبل وراثت میں صرف لڑکے کو حصے دار بنایا جاتا تھا۔ اس طرح عورت کو وراثت کے حق سے محروم کر دیا جاتا تھا۔ قرآن پاک اور اسلام نے اس مسئلے کو بھی حل کیا۔

ارشاد ربانی ہے۔ جس کا مفہوم ہے:

"رشتہ دار اور والدین کے ترکے میں جو ہے وہ لڑکے ہیں۔ رشتے دار اور والدین کے ترکے میں جو ہے وہ لڑکی کا ہے"

دوسری طرف اسلام نے ایک حصہ عورتوں کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ یعنی لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ اس طرح اسلام نے عورت کو وراثت میں بھی شامل کیا۔

شادی کا حق.

شادی کا حق سے مراد ہے کہ عورت کی شادی کرنے سے پہلے مشورہ دیا جائے۔ اس سے اس کی رضامندی لی جائے۔ اس کے بعد فیصلہ کیا جائے۔ دوسری طرف اسلام نے مہر کی رقم مقرر کی ہے جو نکاح کے فوراً بعد ادا کی جاتی ہے۔ یہ عورت کا حق مہر ہے۔ جو لازم وصول مطلوب ہے۔ اس سے ایک مثال ملتی ہے کہ جب حضرت علیؓ کا رشتہ آیا تھا۔ حضرت فاطمہؓ کے لیے۔ آپؐ نے اس وقت بھی اپنی بیٹی سے رضامندی لی تھی۔ مگر ثابت ہوا کہ عورت کا حق ہے۔ اس طرح ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عورت سے رضامندی لینا اس کا حق ہے۔

Scanned with CamScanner

DATE __/__/__

زندگی کے تحفظ کا حق

اسلام سے قبل عورت کو ناحق قتل کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیا۔
قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے۔
"جس نے ایک انسان کی جان بوجھ کر قتل کیا گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔

انتظامی عہدے حاصل کا حق۔

اسلام نے تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عورت کو سیاسی اور انتظامی عہدے حاصل کرنے کا بھی حق دیا ہے۔ خلفائے راشدین کے دور میں بہت سی خواتین مختلف عہدوں پر فائز رہیں۔
صلاح الدین ایوبی کی بھتیجی نے والیہ کا عہدہ سنبھالا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت عبداللہ کی بیٹی کو عدالتی ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔
اس طرح اسلام نے عورت کو زندگی کے ہر شعبے میں شامل کر کے اس کا مقام و مرتبہ بڑھا دیا ہے۔ اس کو عزت دی اور اس کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

حسن اخلاق کا حق۔

مرد کو اسلام نے عورت سے مضبوط اس لیے بنایا ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ اس کی عزت کرے اور اس کے تمام حقوق پورے کرے۔
جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے:
"اور عورتوں کے معاملے میں انصاف اور حسن اخلاق کو ملحوظ رکھو"

Scanned with CamScanner

پردے کا حق

دوسری طرف اسلام نے عورت کو پردے کا حق دیا ہے اور ان پر اپنے گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ وہ گھر کی مالک ہے۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر کا خیال رکھے اور بلا وجہ گھر سے باہر نہ جائے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے:

"اے ایمان والو دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کرو اور سلام میں پہل کیا کرو"

ان تمام حقائق سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو کس قدر اہمیت دی ہے۔ کیونکہ عورت کی وجہ سے انسان کی نسل چلتی ہے۔ اور وہ بہت تکالیف برداشت کرتی ہے۔ اس لیے مرد کو چاہیے کہ ان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئے اور ان کا انصاف رکھیں۔

خلاصہ:

آپ ﷺ کی تشریف آوری کی وجہ سے عورت کو اس کے حقوق میسر آئے۔ ان کی عزت اور عظمت میں اضافہ ہوا۔ عورت کو علم، عزت، مال، جان وراثت اور شادی کے حق سے لے کر زندگی کے تمام شعبوں میں حقوق فراہم کیے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان حقوق کو دل و جان سے تسلیم کرتے عمل کیا جائے اور عورت کے معاملے میں ناانصافی نہ کیا جائے۔

سوال نمبر (8)

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

تعارف:

سرکاری ملازم ایک نمائندہ کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ وہ اس کے اور ریاست کے درمیان ایک رابطہ کا کام ہوتا ہے۔ جو وہ بحیثیت افسر سرانجام دیتا ہے۔ اسلام کے مطابق سرکاری ملازم کی ذمہ داری وہ ہیں جو خلفاء راشدین کے دور میں ان پر فرض تھیں۔ جو رسالت مآب ﷺ کے دور سے چلی آرہی ہیں۔ اصل ذمہ داریاں ان کو ہی کیا جاتا ہے جو اسلامی معاشرے میں سرکاری افسر پر فرض ہوتی ہیں۔

سرکاری ملازم کی ذمہ داریاں

سرکاری ملازم کی ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں۔

جھوٹ سے گریز

سب سے اہم ترین ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولے کیونکہ مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جھوٹ سے دور رہنا ایک ملازم کے لیے نہیں بلکہ ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔

حسن اخلاق سے پیش آنا

لوگوں کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آنا۔ ان کے مسائل حل کرنے کے لیے ہر وقت کوشاں رہنا۔ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ سب سے بہترین انسان وہ ہے جو تم سب میں اخلاق کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اس لیے سرکاری ملازم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے عمل میں حسن اخلاق کو خاطر میں لائے۔

Scanned with CamScanner

DATE ___/___/______

وقت کا صحیح استعمال

اسلام نے وقت کے صحیح اور ضروری استعمال پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وقت پر ہر فائدہ کی سوچ کتنا ضروری ہے۔ ایک اور اپنا وقت لے کر آتے کا فائدہ کل پر نہ چھوڑو۔

میرٹ کا عروج:

اس سے مراد ہے کہ سرکاری ملازم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے منصب کا درست استعمال کرے۔ کسی شخص کو بے میرٹ کے بھرتی نہیں کیا جائے۔ اس طرح ادارے کی ساخت کو نقصان پہنچتا ہے۔ دوسری طرف معاملات میں دیانت داری سے کام لیں۔ تاکہ معاشرہ ترقی کرے اور خوشگوار رہے۔

منصب کا درست استعمال

اس سے مراد یہ ہے کہ ہر سرکاری ملازم پر لازم ہے کہ وہ اپنے منصب کا درست استعمال کرے۔ ~~[illegible]~~ کسی بھی ناجائز ذرائع سے تعلق نہ رکھے اور بلاشبہ اپنے ادارے اور لوگوں کے لیے کام کرے اپنے عہدے کی پاسداری کرے۔ اس سے ہمیں یہ سیکھنا چاہیے کہ جس طرح خلفاء الراشدین نے ہمیں سبق دیا ہے۔ ہر شخص کو میرٹ پر عہدے میں تعینات کرے۔

ریاست کے ساتھ وفاداری

ریاست اور سرکاری ملازم کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ وہ ان تمام اصولوں کے دائرے کے اندر رہ کر اپنی ملازمت سرانجام دے تاکہ وہ ایک وفادار شہری کہلائے۔

Scanned with CamScanner

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے۔

"اپنے وعدے پورا کیا کرو کیونکہ وعدے کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

عوامی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہنا۔

سرکاری ملازم چونکہ عوام کا نمائندہ ہوتا ہے اس لیے اس پر لازم ہے کہ وہ عوام کے مسائل کو سمجھے اور ان کا ایک واضح حل نکال کر اس پر عمل کرے۔ ~~دوسری طرف عوام کو آنے والی مشکلات سے باخبر~~ دوسرا ملازم پر لازم ہے کہ وہ عوامی مشکلات سے باخبر رہے کیونکہ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں قیامت کے روز سوال کیا جائے گا۔

سرکاری وسائل کی حفاظت

آج کل ملازم سرکاری وسائل کو اپنی ذاتی سمجھ کر غلط اور غیر ضروری کام میں استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے یہ بھی ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سرکاری وسائل کو اپنے ذاتی وسائل سے زیادہ حفاظت کریں۔ ان کا درست استعمال کریں اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

Scanned with CamScanner

دفتری اوقات کا لحاظ

وقت ایک قیمتی چیز ہے. اس کی حفاظت کرنی چاہیے. اس طرح ہمیں معلوم ہوتا ہے. وہ وقت پر آئیں اور اپنا کام مکمل کر کے اپنے وقت پر واپس جائیں. ایک کہاوت ہے. آج کا کام کل پر نہ چھوڑو. جو کام آج کرنے کا ہے اس کو اسی دن پورا کیا جائے اور وقت کی قدر کرنی چاہیے

عدالت و پارسائی

اس سے مراد ہے کہ انسان جو حکمران کی حال ہو. پرہیزگار ہو، سچا ہو، امانت دار ہو. اسی پر صداقت ہے. جو ایک انسان کو عادل بنا دیتی قرآن کی آیت میں، ارشاد ہوتا ہے. قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قریب عادل حکمران ہو گا اور سب سے زیادہ قابل نفرت. اور سب سے دور بیٹھنے والا سب سے ظالم حکمران ہو گا.

بقول اقبال:

> نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
> رزم ہو یا بزم ہو پاک دل پاکباز

خلاصہ:

ان سب اوصاف سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری ملازم کس قدر قابل اور محنتی ہونا چاہیے. اگر اس میں امانت و دیانت اور دیانت کے ساتھ وفاداری جیسی صفات موجود ہیں تو ایک کامیاب سرکاری افسر ہے

بقول شاعر:

> کرو مہربانی تم اہل زمین پر
> خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

سوال نمبر ۳

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس نے انسان کو زندگی گزارنے کے تمام اصول واضح کیے ہیں۔ دوسری طرف خلفاء راشدہ میں بھی زندگی گزارنے اور حکمرانی کے سنت کے مطابق طریقے موجود ہیں۔ ان سب صفحات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے انسان کو ہر شعبے میں رہنمائی دی ہے۔ چاہے سیاسی ہو، روحانی ہو یا سماجی۔ دوسری طرف اگر ہم گوڈ گورننس کی بات کریں کہ اسلام میں طرز حکمرانی کے جو اصول موجود ہیں۔ ان پر عمل کر کے ایک بہترین حکومت کی تشکیل دی جا سکتی ہے۔

اسلامی تعلیمات اور گوڈ گورننس

اسلامی تعلیمات میں طرز حکمرانی کے لیے ایک عمدہ مثال آپ ﷺ کی ہے۔ جس طرح انہوں نے حکومت کی تشکیل دی۔ اس کے بعد خلفاء راشدہ کی بات آتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض سے لے کر حضرت علی ؓ تک مختلف خلفاء نے گورننس سے متعلق اصول و ضوابط بیان فرمائے اور ایک بہترین معاشرے کی بنیاد رکھی۔

جیسے کہ حضرت عمر رض نے اسلامی عدالتی نظام قائم کیا۔ اس کے علاوہ پولیس اور انٹیلیجنس سسٹم کو واضح کیا، وغیرہ۔ اس طرح کے اصول کو اگر پاکستان کی طرز حکمرانی میں شامل کر دیا جائے تو پاکستان کا سیاسی نظام خوشحالی لا سکتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر سیاستدان کو ایک میرٹ پر آنا ہوگا۔ تاکہ پاکستان ایک

DATE: __/__/____

مثالی ملک بن جائے۔ جس میں انصاف کا بول بالا ہو۔ میرٹ کو فروغ دیا جائے اور سب سے بہتر بات کی جائے۔

گڈ گورننس کی اہمیت

گڈ گورننس ایک سسٹم ہے جس میں انصاف کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔ سچ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ کرپشن سے پاک ایک صاف حکومت کا قیام ہوتا ہے۔ جس میں لوگ منصفانہ طریقے سے اپنا امیدوار منتخب کرتے ہیں تاکہ لوگ اور آنے والی نسلیں ایک اچھے اور پرسکون معاشرے میں زندگی گزار سکیں۔ گڈ گورننس کی چند اہم خصوصیات ذیل میں ہیں۔

انصاف کا بول بالا

اگر اسلامی تعلیمات کی بات کی جائے تو گڈ گورننس میں سب سے اہم چیز یا صفت یہ ہے کہ وہاں سب لوگوں کو برابر کے حقوق دیے جائیں۔ سب خوشحال رہیں اور امیر غریب کا فرق ختم کر دیا جائے۔ پاکستان میں انصاف دور دور تک دکھائی نہیں دے رہا۔ غریب لوگ دو وقت کی روٹی کے لیے ترس رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اگر میری حکومت میں ایک کتا بھی بھوکا مرے گا تو مجھ سے سوال ہوگا کہ تم نے اس کا خیال کیوں نہیں رکھا۔

کرپشن سے پاک صاف نظام

پاکستان میں آج کل سب سے بڑا مسئلہ کرپشن کا ہے۔ ~~[illegible]~~ کرپشن نے اداروں کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر دیا ہے۔ دوسری طرف مرکزی

DATE: __/__/____

زیادہ تر لالچ میں حلال اور حرام کا فرق بھول کر اپنی دولت پر چلے جا رہے ہیں۔ جن سے ان کے ذاتی مفادات تو پورے ہو رہے ہیں مگر اس حکومت اور ملک کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسلام کے مطابق نظام کو تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں خلفائے راشدین کے طرز عمل کے مطابق اپنے سیاسی، معاشی اور سماجی نظام کو ڈھالنا ہوگا۔

اگر مجرموں کو اسلام کے مطابق سزائیں جلد ہی دی جائیں تو پھر پاکستان میں بھی گورننس بہتر ہو سکتی ہے۔

اسلامی معاشرہ اور نظام احتساب

احتساب سے مراد ہے کہ جواب دہ ہونا اپنے عمل کا جواب دہ ہونا۔ جس طرح ہم جو کچھ دنیا میں کریں گے اس کا حساب ہمیں اللہ تعالیٰ کو قیامت کے روز دینا ہوگا۔ اسی طرح حکومتی نظام میں بھی احتساب کا سسٹم بہتر ہوتا ہے۔ اس سے نظام میں شفافیت آتی ہے اور لوگ غلط کاموں کی طرف راغب نہیں ہوں گے۔

بقول اقبالؒ:

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

اس شعر سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جو قوم اپنے عمل کی جواب دہ ہوگی وہی ترقی کر سکے گی۔ آج کل پاکستان میں بڑے بڑے سیاستدان جواب دہ نہیں ہوتے اور قانون کا فائدہ اٹھا کر سرخرو ہو جاتے ہیں۔ احتساب کے نظام

Scanned with CamScanner

سے معاشرے میں برائی کم ہوگی اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔

قانون کی بالادستی:

• اس سے مراد ہے کہ قانون سب کے لیے برابر ہونا چاہیے۔ امیر ہو یا غریب کیونکہ اسلام نے سب کو برابر حقوق فراہم کیے ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سب آدم کی اولاد ہیں اور سب انسان برابر ہیں کسی میں کوئی فرق نہیں ہے۔
دوسری طرف پاکستان میں بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ قانون کی بالادستی ہو سب کو انصاف دیا جائے اور ملک ورثے کی سمت قائم ہونا چاہیے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ سب کو دائرہ ذمے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔

خلاصہ:

یہ کچھ اہم اصول ہیں جن کی بدولت ایک اسلامی تعلیمات کے مطابق گڈ گورننس کی شکل کو تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ چونکہ پاکستان کی اسلامی ریاست ہے۔ اس میں اقتدار اعلیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اس لیے آئین پاکستان کے مطابق یہاں پر قانون قرآن و سنت کے تابع ہونا چاہیے۔ تاکہ ایک پرسکون اور خوشگوار معاشرہ پروان چڑھ سکے۔